روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ جمعرات ۲۸۔ رجب ۱۴۱۱ھ، ۱۴۔ تبلیغ ۱۳۷۰ ہش، ۱۴۔ فروری ۱۹۹۱ء نمبر ۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمان ممالک کی ذمہ داری

"ہاں! بال جو ہے دراصل صدر صدام کی کورٹ میں نہیں ہے۔ وہ مسلمان ممالک کی کورٹ میں ہے۔ اگر مسلمان ممالک اس صورت حال کو صحیح سمجھ سکیں اور آج نہ سہی کل کے مورّخ کے قلم سے بچنے کے لئے اور تاریخ جو ان پر تعزیر لگائے گی اس سے بچنے کی خاطر ہی سہی وہ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کریں اور یہ اعلان کردیں کہ عراق سے نپٹنا ہوگا تو ہم نپٹیں گے۔" (ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بیکار اور نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعوٰی نہیں کرسکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کرلو کہ نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ نصّ صریح ہے (--------------) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کروگے۔ اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے۔ تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہوسکتے ہو۔ کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ تب کہیں جاکر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہوسکتی، ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ (اللہ تعالٰے ان سے راضی ہوا) کا خطاب جو دل کو تسلّی اور قلب کو اطمینان اور مولٰی کریم کی رضامندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا۔ بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہوسکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جاسکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پرواہ نہ کریں۔ کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد (صاحب ایمان) کو ملتی ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صہ ۴۷)

نصاب امتحانات انصار اللہ برائے ۹۱ء

امتحان اول بتاریخ ۲۳ مارچ

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۴، نصف اوّل
۲۔ 'کتاب کشف الغطاء'
۳۔ 'بنیادی نصاب'
(ترجمہ نماز و مسائل نماز لازمی حصہ)

امتحان دوم جون

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۴، نصف آخر
۲۔ 'لیکچر سیالکوٹ'
۳۔ 'بنیادی نصاب'
(ترجمہ نماز و مسائل نماز لازمی حصہ)

امتحان سوم ستمبر

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۵، نصف اوّل
۲۔ 'توضیح مرام'
۳۔ بنیادی نصاب
(نماز و مسائل نماز لازمی حصہ)

امتحان چہارم دسمبر

۱۔ کتاب منتخب آیات قرآن
۲۔ کتاب منتخب احادیث مبارکہ
۳۔ کتاب منتخب تحریرات حضرت اقدس

زعماء کرام اس امتحانی نصاب کا نوٹس البیت میں آویزاں کردیں اور بار بار تاکید کے ساتھ انصار کو یاد دہانی بھی کراتے رہیں۔ ناخواندہ انصار کی درس کے پروگرام ترتیب دے کر تیاری کرائی جائے۔ اللہ تعالیٰ تمام انصار بھائیوں کے علم و فضل میں ترقی کے پروگرام میں برکت ڈالے

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
پردہ عورتوں کی عفت کی حفاظت کے لئے ہے۔ کسی بھی انسانی دائرہ میں خواتین کی بامعنی اور صحت مند شرکت میں روک نہیں بنتا۔ یہ بات ہے جو سمجھائی جانی ضروری ہے

جس نے جینا ہوتا ہے اس میں جینے کے آثار پائے جاتے ہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جب نیا نیا دعویٰ فرمایا تو مولوی برہان الدین صاحب جو اہل حدیث میں سے تھے اور ان کے لیڈر تھے انہوں نے بھی حضرت اقدس بانی سلسلہ کا ذکر سنا۔ شاید انہوں نے براہین کا اشتہار پڑھا یا آریوں اور عیسائیوں کے خلاف کسی اخبار میں آپ کا مضمون دیکھا تو ان کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں خود انہیں جاکر دیکھ آؤں۔ چنانچہ وہ قادیان پہنچے مگر ان دنوں حضرت اقدس قادیان میں نہیں تھے بلکہ کہیں باہر تشریف لے گئے تھے غالباً یہ ان دنوں کا ذکر ہے جب حضرت بانی سلسلہ چلّہ کے لئے ہوشیارپور تشریف لے گئے تھے وہ قادیان سے ہوشیارپور پہنچے مگر وہاں پہنچ کر انہیں معلوم ہوا کہ آپ سے ملاقات نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت بانی سلسلہ نے اپنے ساتھ والوں کو ہدایت دے دی تھی کہ کسی کو اندر نہیں آنے دینا۔ اور شیخ حامد علی صاحب کو دروازہ پر بٹھایا ہوا تھا کہ وہ نگرانی رکھیں اور کسی کو اندر نہ آنے دیں۔ یہ وہاں پہنچے اور انہوں نے منتیں کیں کہ مجھے ملنے دو۔ مگر انہوں نے نہیں مانا۔ آخر مولوی برہان الدین صاحب نے کہا کہ مجھے صرف چق اٹھا کر ایک دفعہ دیکھ لینے دو۔ اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کرونگا۔ لیکن حامد علی صاحب نے یہ بات بھی نہ مانی مگر اللہ تعالیٰ نے چونکہ ان کی خواہش کو پورا کرنا تھا اس لئے اتفاق ایسا ہوا کہ ایک دفعہ حضرت اقدس بانی سلسلہ کو کوئی ضرورت پیش آئی اور آپ نے فرمایا۔ میاں حامد علی! تم فلاں چیز لے آؤ۔ وہ اس طرف چلے گئے اور انہیں موقع میسّر آگیا۔ یہ چوری چوری گئے اور انہوں نے چق اٹھا کر حضرت اقدس کو دیکھا۔ حضرت بانی سلسلہ اس وقت کچھ لکھ رہے تھے۔ اور جلدی جلدی کمرہ میں ٹہل رہے تھے۔ یہ عام انسان کی نظر میں بہت معمولی بات ہے مگر صاحب عرفان کی نگاہ میں یہ بڑی بات

باقی صہ ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۴ تبلیغ ۱۳۷۰ ہش ۱۴ فروری ۱۹۹۱ء

ہمارے معاونین

ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک تازہ مکتوب (۳۰-۱-۹۱) میں فرمایا ہے کہ "اپنے سارے معاونین کو میرا محبت بھرا سلام دیں"۔ بظاہر تو کہا جا سکتا ہے کہ الفضل کے دفتر میں جو چند ایک کارکن الفضل کی خدمت میں مصروف کار رہتے ہیں۔ وہ ہمارے معاونین ہیں۔ ان کو تو حضور انور کا سلام پہنچا دیا گیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارے معاونین کا حلقہ بہت وسیع ہے۔ ہمارے جملہ قارئین جو دعاؤں سے اور اپنے مفید مشوروں سے ہماری معاونت فرماتے ہیں۔ جو دوست ہمیں اپنی نظم اور نثر سے نوازتے ہیں اور جن کے رشحاتِ قلم الفضل کی زینت بنتے ہیں۔ یہ سب ہمارے معاونین ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ان کی معاونت کے بغیر ہم ایک قدم نہیں چل سکتے۔ اس لئے اس کالم کے ذریعہ ہم حضور انور کا محبت بھرا سلام اپنے تمام قارئین اور اپنے ایسے احباب تک جو ہمیں اپنی معیاری نظموں اور نثر سے نوازتے ہیں، کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ یہ سب کے سب ہمارے شکریہ کے بھی مستحق ہیں کہ ایک رنگ میں ہمارے شریکِ کار ہیں اور مبارکباد کے بھی کہ حضور انور نے الفضل کو داد تحسین عطا فرماتے ہوئے دراصل ہمارے ان تمام معاونین کو داد تحسین عطا فرمائی ہے۔

اس مکتوب میں حضور انور نے فرمایا ہے:

"الفضل باقاعدگی سے پڑھتا ہوں اس کے ہر صفحہ اور مضمون پر میری نظر ہوتی ہے۔ جن حالات میں آپ اس کو نکالتے ہیں۔ وہ قابل قدر ہے۔ ملفوظات برمحل، اداریہ باموقعہ۔ نظمیں اور مضامین خیالات کی غمازی کرتے ہیں ......۔ ہر صفحہ اور مضمون کو دیدہ زیب اور جاندار بنانے کی کوشش جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ روح القدس سے نصرت فرمائے"۔

ہم پہلے بھی گذارش کرتے رہے ہیں اور اب پھر اس گذارش کو دہرانا چاہتے ہیں کہ آئیے ہمارے ساتھ الفضل کی ادارت میں بھی زیادہ سے زیادہ شریکِ کار بن کر۔ اپنے بہترین مضامین اور اشعار سے اسے دیدہ زیب بھی بنائیے اور جاندار بھی۔ حضور نے جو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اسے دیدہ زیب اور جاندار بنانے کی کوشش جاری رکھیں۔ اس کی تعمیل اور تکمیل کے لئے ہمیں ہر اس بھائی اور بہن کا تعاون درکار ہے جو جاندار مضمون لکھ سکتے ہیں اور جو شاعری میں پختہ کار ہیں۔ لکھیئے۔ لکھتے رہیئے اور الفضل کے صفحات کو بہتر سے بہتر بنانے میں ہماری مدد کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی نصرت فرمائے اور ہمیں ہاتھ میں ہاتھ لے کر چلنے کی توفیق سے نوازے۔

راہ دکھلاتا ہے تُو، آتا ہے میرے کام بھی
اور مرے ہمراہ کر دی گردشِ ایّام بھی

آبلہ پائی تھی پہلے صرف موضوعِ سخن
اب سمجھ پایا کہ ہے تکلیف بھی آرام بھی

وحشتِ دل کا تقاضا ہے پکارے جاؤں میں
درد ہے، اور سامنے بیٹھا ہے دلآرام بھی

منزلوں پر منزلیں طے کر چکا ہے میرا شوق
حُسن کو شائد نہیں معلوم میرا نام بھی

میری آنکھیں ہی بنی ہیں سوزشِ دل کا ثبوت
میری آنکھیں ہی کریں گی اب گھٹا کا کام بھی

میرے ہونٹوں پر کبھی آیا بھی ہے انکارِ جرم
مجھ سے کیوں چھینے گا کوئی جرأتِ اقدام بھی

رات کے پچھلے پہر تُو نے صدا دی ہے مجھے
میری خوش بختی کہ لیا ہے تُو نے میرا نام بھی

کب تلک جاری رہیں ہنگامہ ہائے گیر و دار
کب تلک آزاد بھی ہوں اور اسیرِ دام بھی

کوئی کیا سمجھے نسیمؔ اس بادہ نوشی کا مزاج
پی بھی لیتے ہو مگر رہتے ہو تشنہ کام بھی

نسیمؔ سیفی

اتحادی یوں زمینی جنگ سے ڈرنے لگے
موت آئی بھی نہیں ہے اور وہ مرنے لگے
بم نہتوں پر گرانا تو کوئی مشکل نہیں
ہو اگر لڑنا تو بندہ روبرو لڑنے لگے

ابوالاقبال

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں:

"میں یہ بھی اپنی جماعت کو نصیحت کرنی چاہتا ہوں کہ وہ عربی سیکھیں۔ کیونکہ عربی کی تعلیم کے بدوں قرآن کریم کا مزا نہیں آتا۔ پس ترجمہ پڑھنے کے لئے ضروری اور مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا عربی زبان کو سیکھنے کی کوشش کریں۔ آجکل تو آسان آسان طریق عربی پڑھنے کے نکل آئے ہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا جب کہ ہر ایک ...... کا فرض ہے تو کیا اس کے معنے یہ ہیں کہ عربی زبان سیکھنے کی کوشش نہ کی جاوے اور ساری عمر انگریزی اور دوسری زبانوں کے حاصل کرنے میں کھو دی جائے۔" (ملفوظات جلد اوّل صہ ۲۸۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر
(اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

تلقینِ عمل

۲۶ دسمبر ۱۹۴۲ء حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے جلسہ سالانہ میں جماعت احمدیہ کی خواتین کے سامنے جو تقریر فرمائی وہ درج ذیل کی جاتی ہے۔ فرمایا

"میں نے ابھی موٹر پر آتے ہوئے دیکھا ہے کہ تمام سڑکیں اور بازار مردوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور جلسہ گاہ تقریباً خالی پڑا ہوا ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ اس وقت تمہاری بھی یہی حالت ہے۔ قادیان کا جلسہ ایک مذہبی فریضہ ہے۔ یہ دین سیکھنے کی جگہ ہے کھیل کود کی جگہ نہیں۔ میلہ نہیں کہ جسکی روٹیاں تم کھانے آتے ہو۔ ۳۶۵ دنوں میں سے ۳۶۲ دن تم اپنے کاموں کے لئے خرچ کر دیتی ہو صرف تین دن کیلئے تم قادیان آتی ہو وہ بھی اِدھر اُدھر پھر کر خرچ کر دیتی ہو۔ اور سمجھتی ہو کہ تم نے خدا تعالیٰ کا حق پورا کر دیا۔ درحقیقت میرے قلب کی حالت اسوقت ایسی ہے کہ میرا دل اسوقت کوئی تقریر کرنے کو نہیں چاہتا۔ اور جو کچھ بھی اسوقت کہوں گا اپنے نفس پر جبر کر کے کہوں گا۔ دیکھو منہ سے باتیں کرنا کسی کام نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی خواہ وہ دینی ہو یا دنیوی۔ جب تک اس کا عمل اسکے قول کے مطابق نہ ہو۔ صحابہؓ کام زیادہ کرتے تھے اور باتیں کم۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ منافق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق زیادہ باتیں کیا کرتے تھے۔ منافق رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آکر کہا کرتے کہ ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں تو اللہ کا رسول ہے۔ صاحبِ ایمان تو بغیر قسمیں کھائے کہتے تھے۔ ایمان والوں کے متعلق کہیں ذکر نہیں آتا کہ انہوں نے قسمیں کھائی ہوں۔ لیکن منافقوں کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے کہ وہ قسمیں کھا کر کہتے تھے کہ تو اللہ کا رسول ہے۔ حالانکہ وہ جھوٹے ہوتے تھے۔

عورتوں کے لئے ایک بہت بڑے تغیر کی ضرورت ہے۔ تمہاری حالت تو بالکل مُردوں کی سی ہے نہ تمہارے دماغوں میں اتنی روشنی ہے کہ مفہوم کو عمدگی کے ساتھ سمجھ سکو نہ تمہاری زبانوں میں اتنی طاقت ہے کہ مافی الضمیر کو ادا کر سکو۔ کئی عورتیں آتی ہیں کہ جی ہم مصیبت زدہ ہیں۔ ہماری بات سن لیجئے۔ وہ مجھے کئی ضروری کاموں سے روک لیتی ہیں۔ مرد ایسے دو سو میں سے دس ہوتے ہیں۔ مگر عورتیں سو میں سے نوّے ہوتی ہیں۔ میں سو کام چھوڑ کر اسکی بات سنتا ہوں کہ احمدی جماعت میں سے ہے مصیبت زدہ ہے۔ ہمدردی کروں لیکن وہ میرا وقت ضائع کر دیتی ہے۔ عورتیں بہت لمبی چوڑی باتیں شروع کر دیتی ہیں۔ مثلاً فلاں کے گھر اسکے جنوبی دروازے سے اسکے صحن میں داخل ہوئی پس اس کا صحن یہ کوئی تین چار چار پائیوں کا ہوگا۔ صحن سے گزر کر میں برآمدے میں داخل ہوئی پھر میں اندر گئی یہ طریق گفتگو بتاتا ہے کام ہے ہی نہیں۔ سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ تم اپنے لئے کام تجویز کرو۔ زمیندار عورتیں گھروں میں کام کرتی ہیں۔ انہیں محنت کی عادت ہوتی ہے۔ لیکن شہر کی عورتوں کو سوائے باتوں کے اور کچھ آتا ہی نہیں۔ امراء کی عورتیں نوکروں کو گالیاں دیتی رہتی ہیں۔ سارا دن جھک جھک کرنے میں گزر جاتا ہے۔ وہ پانچ منٹ نوکر کو صرف اسلئے جھاڑتی ہیں کہ تو نے پیالی کیوں صاف نہیں کی حالانکہ اگر وہ خود کرے تو ایک منٹ میں پیالی صاف ہو سکتی ہے۔ بعض لوگ قطب مینار پر صرف دو منٹ کے لئے چڑھتے ہیں لیکن اس پر اپنا نام لکھ جاتے ہیں۔ کہ فلاں بن فلاں اس جگہ فلاں دن آیا تھا۔ وہ گوارا نہیں کرتے کہ صرف دو منٹ کے لئے بھی آکر یونہی واپس چلے جائیں۔ بلکہ اپنی نشانی چھوڑ کر جاتے ہیں۔ مینارہ (-----) ایک مقدس جگہ ہے۔ بعض نادان اس پر چڑھ کر اپنا نام لکھ جاتے ہیں۔ تم خدا کی اس دنیا میں پچاس ساٹھ سال رہ کر جاتی ہو لیکن اتنا بھی نشان چھوڑ کر نہیں جاتی ہو۔ کیا تم کہہ سکتی ہو کہ تمہاری ماں تمہاری دادی تمہاری نانی تمہارے لئے کوئی نشان چھوڑ گئی ہوں۔ بائبل میں آتا ہے کہ آدم تیرے گناہ کی یہ سزا ہے کہ تیری بیٹی تجھے نہیں بلکہ اپنے خاوند کو چاہے گی۔ اور تیرا بیٹا تجھے نہیں بلکہ اپنی بیوی کو چاہے گا۔ ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہے کہ ابا جان خط آیا ہے۔ بچہ بیمار ہے میں جاؤں تو باپ اسکے احساسات کو مدِنظر رکھ کر اس کو اجازت دے دیتا ہے کہ جاؤ حالانکہ اگر وہ احسان شناس ہوتا احساس رکھتا تو ماں کو نہ چھوڑتا باپ کو نہ چھوڑتا۔ بلکہ اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ دیتا۔ وہ کہتا کہ سارے مر جائیں میں اپنے ماں باپ کو نہیں چھوڑوں گا۔ تو دنیا میں جن چیزوں کو تم نشان سمجھتی ہو وہ نشان نہیں بلکہ نشان مٹانے والے ہیں۔ ایک ہی چیز ہے جو باقی رہنے والی ہے اور وہ ہے وہ کام جو خدا کے لئے کرو گی۔ باقی رہے گا۔ آج ابوہریرہؓ کی اولاد کہاں ہے۔ مکان کہاں ہے۔ لیکن ہم جنہوں نے نہ ان کی اولاد دیکھی نہ مکان دیکھے نہ جائیداد دیکھی۔ ہم جب ان کا نام لیتے ہیں تو کہتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔ چند دن ہوئے ایک عرب آیا اس نے کہا کہ میں بلالؓ کی اولاد میں سے ہوں۔ اس نے معلوم نہیں سچ کہا یا جھوٹ۔ مگر میرا دل اسوقت چاہتا تھا کہ میں اسے چمٹ جاؤں کہ یہ اس شخص کی اولاد میں سے ہے جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اذان دی تھی۔ آج بلال کی اولاد کہاں ہے۔ اس کا مکان کہاں ہے۔ اسکی جائیداد کہاں ہے مگر جو اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اذان دی تھی۔ وہ اب تک باقی ہے اور باقی رہے گی۔ سب چیزیں فنا ہو جاتی ہیں۔ لیکن انسان کا عمل فنا نہیں ہوتا۔ اور تم اس طرف توجہ نہیں دیتی ہو۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر شخص کا پرندہ ہم نے اسکی گردن پر باندھ رکھا ہے۔ اور وہ پرندہ کیا ہے۔ اس کا عمل اگر وہ نیک ہوگا تو اس کا پرندہ بھی نیک ہوگا۔ اگر وہ بد ہوگا۔ تو وہ بھی بد۔ پس عملی زندگی میں اصلاح کی کوشش کرو۔"

بقیہ: ص۱ سے آگے

تھی۔ انہوں نے کہا اس نے بہت دُور جانا ہے یہ کمرے میں بھی تیز تیز چل رہا تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے بڑا کام کرنا ہے تو حقیقت یہ ہے کہ "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" جس نے جینا ہوتا ہے اس میں جینے کے آثار پائے جاتے ہیں اور جس نے مرنا ہوتا ہے اس میں مرنے کے آثار پائے جاتے ہیں"۔

(خطبہ عید الاضحیٰ فرمودہ ۱۰ اگست ۱۹۵۴ء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:
"پس ہمارے دوستوں کے لئے لازم ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کو ضائع ہونے سے بچاویں اور ان کی راہ میں کوئی روک نہ ڈال دیں۔ جو ان کی ناشائستہ حرکات سے پیدا ہو سکتی ہے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔"

محمود مجیب اصغر

دعاؤں کا معجزانہ اثر

عالم اسلام شروع سے ہی مخالفانہ طاقتوں کی متحدہ سازشوں کا کئی بار شکار رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبعی زندگی میں غزوۂ احزاب اسکی ایک نمایاں مثال ہے جبکہ یہودیوں کی شہ پر عرب کے کئی قبائل اتحادی بن کر مدینہ پر اس لئے حملہ آور ہوئے تھے کہ اسلام کی طاقت کو ملیامیٹ کر دیں جو احتیاطی تدبیر اسوقت مسلمان کر سکتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کے مشورہ سے کی اور مدینہ کو اتحادیوں کی یکدم یلغار سے بچانے کیلئے ایک خندق کھودی گئی ادھر پشت پر یہودیوں کی بستی تھی اور انکے آبادیوں پر حملہ کرنیکا امکان تھا اس صورت حال میں ایک ہزار سے کچھ زائد صحابہ میں سے نصف سے کچھ کم صحابہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور مدینہ کے گھروں کی حفاظت کیلئے بھجدیا۔ اور محاذ جنگ پر صرف سات سو مجاہدین رہ گئے جن میں خدا کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھا۔ بڑی نازک حالت تھی۔ تیئیس دن تک محاصرہ رہا اور بچنے کی کوئی امید نظر نہیں آتی تھی۔ اضطراب کا عالم تھا اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو بھی دعاؤں کے لئے ارشاد فرمایا اور خود بھی یہ دعا کی۔

"اے اللہ جس نے قرآن کریم مجھ پر نازل کیا ہے جو بہت جلدی اپنے بندوں سے حساب لے سکتا ہے یہ گروہ جمع ہو کر آئے ہیں ان کو شکست دے۔ اے اللہ! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ تو انہیں شکست دے اور ہمیں ان پر غلبہ دے اور انکے ارادوں کو متزلزل کر دے۔ اے دُکھیوں کی دعا سننے والے! اے گھبراہٹ میں مبتلا لوگوں کی پکار کا جواب دینے والے! میرے غم اور میری فکر اور میری گھبراہٹ کو دُور کر کیونکہ تو ان مصائب کو جانتا ہے جو مجھے اور میرے ساتھیوں کو درپیش ہیں"

یہ دعا کچھ ایسے اضطراب اور کرب سے کی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان سب اتحادیوں کے ارادوں کو متزلزل اور ناکام کر دیا اور صبح ہونے تک اتحادی خود میدان جنگ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اور اتحادیوں کا سالارِ اعظم ابوسفیان اتنا بوکھلا گیا کہ اسے اپنی سواری (اونٹ) کی اگلی ٹانگیں کھولنے کا ہوش بھی نہ رہا اور اسطرح اللہ تعالیٰ نے خود دشمنوں کو انکے بد ارادوں میں ناکام کر دیا اور انہیں منتشر اور پراگندہ کر دیا۔ کہتے ہیں کہ غزوہ خندق ماہ فروری میں وقوع پذیر ہوا اور سخت سردی کا موسم تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط

جرم ترجمہ

آج جب انگریزی زبان میں بائبل کے بے شمار نسخے مختلف دل کش رنگوں اور سائزوں میں ہر جگہ نظر آتے ہیں تو انہیں دیکھ کر ایک عام آدمی سوچ بھی نہیں سکتا۔ کہ شروع میں بائبل کا انگریزی بامحاورہ ترجمہ کرنے والے عیسائیوں کو روایت پسند عیسائیوں کے ہاتھوں کس قدر مخالفت و مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

ایک ہی کہانی

اس سلسلہ میں تراجم بائبل کی تاریخ ایک ہی کہانی بیان کرتی ہے جو کچھ اس طرح ہے۔

"جب تم بائبل سنتے یا پڑھتے ہو اور اس کی زبان کی سلاست و عمدگی سے لطف اندوز ہوتے ہو تو اس وقت بائبل کے ترجمہ کی لمبی کہانی اور اس کے پس منظر کو بھی یاد رکھو۔ ان عیسائی مصنفین اور شہدا کو بھی یاد رکھو جو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے بھی بائبل کی خدمت میں مصروف رہے اور بعض ان میں سے انتہائی سنگدلی سے قتل کر دیئے گئے۔"

ماسٹر فورس

اس اجمال کی کسی قدر تفصیل اس کتاب میں بھی موجود ہے جو اس وقت میرے زیرِ مطالعہ ہے۔ نومبر ۱۳۹۰ء کی بات ہے۔ انگلینڈ کے ایک الگ تھلگ مقام پر چند فدائی عیسائی (جن میں ہر طبقے کے مرد و عورت موجود تھے) جمع ہوئے تمام حاضرین ایک دوسرے سے شناسا تھے اور انہوں نے باہم رازداری کے عہد و پیمان کر رکھے تھے اچانک مسٹر سمتھ نے اٹھ کر اعلان کیا۔

"اس وقت ماسٹر فورس بائبل کا ایک حصہ انگریزی میں پڑھ کر سنائیں گے۔ ماسٹر صاحب محترم بڑے ذہین اور ہوشیار ہیں اور وہ بائبل انگریزی میں اسی طرح پڑھ سکتے ہیں جس طرح ہم آپس میں باتیں کرتے ہیں۔ بائبل کی تلاوت کے بعد ہم انگریزی ہی میں خدا کی حمد گائیں گے اور پھر مل کر عبادت کریں گے۔"

یہ سنتے ہوئے حاضرین سراپا حیرت و استعجاب بنے نگاہوں ہی نگاہوں میں ایک دوسرے سے پوچھ رہے تھے۔ کیا انگریزی میں بھی بائبل پڑھی جا سکتی ہے؟ انہیں بتایا گیا کہ یقیناً آج ان کے سامنے بائبل انگریزی ہی میں پڑھی جائے گی۔ لاطینی کا ایک لفظ بھی اس میں نہیں ہو گا اور آپ اس کا ہر ایک لفظ بخوبی اور باآسانی سمجھ سکیں گے۔

وہ چلا جائے

مجمع پر ہُو کا عالم طاری تھا۔ ہر شخص کی نگاہیں ماسٹر فورس پر جمی ہوئی تھیں۔ پہلے تو وہ خاموشی سے کچھ دعائیں کرتے رہے اور پھر سر اٹھا کر اس طرح گویا ہوئے

"بھائیو! خدا ہمارے اس اجتماع کو برکت دے خداوندانِ کلیسا کا فتویٰ ہے کہ ہم بائبل انگریزی میں نہ پڑھیں اور انہیں اس بات پر اصرار ہے کہ ہماری تمام عبادات لاطینی ہی میں ہوں۔ اگرچہ ہم لاطینی سے نابلد ہوں۔ ہمارا یہاں جمع ہونا بھی کلیسا کے ارباب اختیار کے قانون و منشا کے خلاف ہے کیونکہ وہ ایسے اجتماعات پر پابندی عائد کر چکے ہیں۔ پس تم میں سے اگر کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ خدا کا کلام انگریزی میں پڑھنا درست نہیں ہے تو وہ واپس جا سکتا ہے۔"

اس پر لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا مگر مجمع میں سے اُٹھ کر کوئی بھی باہر نہ گیا۔ ماسٹر فورس نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا

"جہاں تک میرا تعلق ہے میں بائبل کے انگریزی میں پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتا۔ پرانا عہد نامہ عبرانی زبان میں عبرانی جاننے والوں کے لئے اور نیا عہد نامہ یونانی زبان میں اس زبان سے واقف لوگوں کے لئے کیا گیا۔ ہم انگریز ہیں اس لئے ہمیں انگریزی میں بائبل کا مطالعہ اور دعائیں کرنی چاہئیں۔ اب میں آپ کے سامنے متی باب ۵ ایک حصہ انگریزی زبان میں پڑھوں گا۔"

گرفتاری کے لئے

ادھر یہ مسیحی اس عبادت میں مصروف تھے اور اُدھر بشپ کے بھیجے ہوئے تیس ۳۰ گھڑ سوار انہیں "جرم ترجمہ" کی پاداش میں گرفتار کرنے کے لئے آ رہے تھے اور وہ باہم اس قسم کی گفتگو کر رہے تھے۔

بائبل انگریزی میں پڑھنا انتہائی خطرناک جرم ہے "آرچ بشپ" اس جرم کا ہر قیمت پر سدِباب چاہتا ہے۔ پادری لوگ لاطینی جانتے ہیں بس اتنا ہی کافی ہے ایک عام آدمی کے لئے چرچ کی دیواروں پر منقش تصاویر اور پادری صاحبان کی تقریریں ہی کافی ہیں۔ بائبل کے لئے لاطینی زبان ہی موزوں ترین ذریعۂ اظہار ہے۔ انگریزی میں بائیبل نہیں جچتی۔ جان وکلف نے بھی یہی جرم کیا تھا اور اگرچہ وہ ایک نہایت قابل نیک اور عالم انسان تھا۔ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اس نے مسیحی دین کی بہت خدمت کی اور تبلیغ مسیحیت کے لئے اپنے نامساعد حالات میں مسلسل کام کیا کہ اس کے ساتھیوں کو "بھکاری مبلغ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے مگر اس کے باوجود انگریزی میں بائبل کے ترجمہ کی جسارت کو کسی طرح بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی اس غلط حرکت کے باعث بہت ابتری پھیلی اور چرچ اور سربراہانِ چرچ پر برملا تنقید ہونے لگی۔

انتباہ اور گرفتاری

اس قسم کی گفتگو کرتے ہوئے گھڑ سوار اس مقام پر پہنچ گئے جہاں "مسلمہ اور مستند" ترجموں سے ہٹ کر بائبل انگریزی زبان میں پڑھی جا رہی تھی۔ سواروں نے پہنچتے ہی اس گھر کا محاصرہ کر لیا اور ان کا سربراہ اندر داخل ہو کر بڑے زور سے چیخا:۔

"میں تمہیں "آرچ بشپ" کے نام پر حکم دیتا ہوں کہ فوراً خاموش ہو جاؤ"۔

لیکن ماسٹر فورس اپنی دُھن میں محو بائبل کا سلیس اور بامحاورہ انگریزی میں ترجمہ پڑھتا رہا اور جب اس سے دوبارہ پوچھا گیا کہ وہ جانتے بوجھتے "آرچ بشپ" کے حکم کی خلاف ورزی کیوں کر رہا ہے تو اس نے بڑی متانت سے جواب دیا۔

کیونکہ خدا کا کلام "آرچ بشپ" سے زیادہ طاقتور ہے۔

اس پر فورس اور اس کے ساتھیوں کو فوراً گرفتار کر لیا گیا۔ سلیس اور بامحاورہ انگریزی ترجمہ بحق "آرچ بشپ" ضبط کر لیا گیا۔ تا کہ وہ اس فتنے کی جڑ کو اپنے مقدس ہاتھوں سے نذرِ آتش کر سکیں۔

مسٹر ٹائیڈل کا مِشن

چودہویں صدی میں بائبل کے انگریزی ترجمہ کی کوششوں کو پوری طاقت سے روکا اور کچلا گیا۔ ۱۵۲۳ء میں ان کوششوں میں پھر تیزی پیدا ہوئی اس دفعہ اس مہم کا سہرا یونانی و لاطینی زبان کے ماہر مسٹر ٹائیڈل کے سر بندھا انہوں نے اپنے حامیوں اور سرپرستوں کے مشورہ کے بعد اپنے اس عظیم کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اپنے عزم کا یوں اظہار کیا۔

"بے شک پوپ کے اختیارات بہت وسیع ہیں۔ مگر خدا کا کلام ہر چیز پر مقدم ہے اور ہر شخص کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ خدا کا کلام اپنی زبان سے پڑھے۔ اگر خدا نے مجھے جلد اپنی طرف نہ بلا لیا تو میں بائبل کا انگریزی میں ترجمہ کروں گا۔ تا کہ کھیتوں میں ہل چلانے والے اور عام محنت کش نوجوان بھی اس سے بخوبی استفادہ کر سکیں"۔

انگلینڈ کی سرزمین اس مخلصانہ کوشش کے لئے کسی طرح بھی سازگار نہ تھی چنانچہ مسٹر ٹائیڈل جرمنی کی طرف ہجرت کر گئے پوپ کے جاسوسوں نے یہاں بھی ان کا پیچھا نہ چھوڑا۔ اور وہ کئی دفعہ گرفتار ہوتے ہوتے بچے۔ انہیں اپنے مشن کو جاری رکھنے اور اپنی جان بچانے کے لئے قریہ قریہ گھومنا پڑا۔ مسٹر ٹائیڈل نے بڑی احتیاط و محنت سے ترجمہ کرنے اور اسے شائع کرنے کے بعد

تمام کتابوں کو بوروں میں چھپا کر انگلینڈ سمگل کر دیا۔

پانچ کتابیں اور

ادھر مسیحی "علماء سو" بھی اپنی سازشوں میں مصروف تھے انہیں جہاں بھی ان کتابوں کا سراغ ملتا وہ انہیں حاصل کر کے بڑے اہتمام سے جلا کر خاکستر کر دیتے مگر ان کی یہ ساری کوششیں جان ٹائیڈل کے عزم کو شکست دینے کی بجائے اس کے مشن کو مضبوط کرنے کا باعث ثابت ہوئیں۔

وہ پرانے عہد نامے کی بجائے ابتدائی پانچ کتابوں کا ترجمہ کر کے انہیں شائع کر چکا تھا۔ حسب سابق اس نے انہیں بھی انگلینڈ سمگل کر دیا۔

قید خانے میں

۱۵۲۵ء میں مسیحیت کے اس خادم اور عزم و ہمت کے اس مجسمے کو ایک جاسوس کی اطلاع پر پوپ کے اشارے سے اغوا کر کے بلجیم کے قید خانے میں ڈال دیا گیا۔ جہاں انتہائی سردی۔ نمی۔ ناکافی غذا اور دوسری

باقی صـ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔ سین

جنگ اور ایڈورڈ ہیتھ

کہاں یہ کہا جاتا تھا کہ خلیج کی جنگ دو چار دن کی بات ہے امریکہ کا دوسرے ملکوں سے اتحاد اتنی بڑی طاقت مجتمع کرنے کا باعث بن گیا ہے کہ عراق دو چار دن سے زیادہ یہ جنگ برداشت نہیں کر سکے گا۔ اور کہاں امریکی اتحاد اور اس جنگ کو مہینوں تک پھیلانے کی بات کر رہا ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ اس خطرے کا بھی اظہار کیا جا رہا ہے کہ عراق کیمیاوی ہتھیار استعمال کرے گا۔ امریکہ کے وائس پریذیڈنٹ مسٹر ڈان کوئیل (QUYLE) جو گذشتہ دنوں لندن گئے تھے نے کہا کہ اس بات کا خطرہ موجود ہے کہ عراق کیمیاوی اسلحہ استعمال کرے اور اگر اس نے ایسا کیا تو امریکہ جوہری اسلحہ استعمال کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہے بلکہ انہوں نے کہا کہ امریکہ جوہری اسلحہ استعمال کرے گا۔ امریکہ کے نائب صدر برطانیہ کے سیکرٹری دفاع ڈان کنگ سے ملے اور دونوں عمائدین نے خلیج کی موجودہ پوزیشن پر گفت و شنید کی۔ اس گفت و شنید کی زیادہ تر بنیاد عراق کا سعودی عرب کی طرف اقدام ہے۔ انہوں نے یہ کہا کہ عراق کے زمینی حملے کو تو کامیابی کے ساتھ روک دیا گیا ہے۔ مسٹر کوئیل نے اس جنگ کو ایک علامتی جنگ قرار دیا ہے جس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ اتحادیوں کی فوج کسی بھی ایسے حملے کے مقابلے کے لئے پوری طرح تیار پائی گئی ہے امریکہ کے نائب صدر نے برطانوی حکومت کا اس بات پر شکریہ ادا کیا کہ امریکی B-52 بم گرانے والے جہازوں کو گلاسٹر شائر میں رکھنے اور وہاں سے پرواز کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ برطانوی سیکرٹری دفاع نے پارلیمنٹ میں یہ اعلان کیا تھا کہ برطانیہ نے امریکہ کی یہ تجویز اور یہ درخواست مان لی ہے اور اس کے نتیجے میں امریکہ کو B-52 بمبار جہاز رکھنے کی اجازت دے دی گئی ہے انہوں نے ان خطرات کے متعلق جو بعض مخالف پارٹی کے افراد نے ظاہر کئے تھے کہ جوہری اسلحہ وہاں رکھا جائے گا دور کرنے کی کوشش کی اور انہیں یقین دلایا کہ جو طیارے برطانیہ میں رکھے جائیں گے ان میں صرف رسمی اسلحہ استعمال کیا جا سکے گا فوجی تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ امریکہ کی فوج کے اس حصے کے پاس جسے خلیج میں جنگ کے لئے بھیجا گیا ہے۔ ایک ہزار نیوکلیئر وار ہیڈز موجود ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس اسلحے کا وہاں موجود ہونا جنگ کو نہایت خطرناک بنا دیتا ہے۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ امریکہ اس جنگ میں اپنی انتہائی طاقت استعمال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ مسٹر ایڈورڈ ہیتھ جو کسی زمانے میں برطانیہ کے وزیر اعظم تھے کے خیال کے مطابق خلیج میں جنگ بندی کا فوری امکان نہیں ہے۔ وہ حال ہی میں نیویارک سے لندن آئے ہیں۔ وہاں ان کی ملاقات اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے ہوئی۔ نومبر کے مہینے میں مسٹر ہیتھ نے بغداد کا دورہ کیا تھا۔ اور اس دورے کا مقصد یہ تھا کہ عراق سے اپیل کی جائے کہ وہ دیگر اقوام کے باشندوں کو جو وہاں موجود تھے رہا کر دے اور اپنے اپنے وطن واپس جانے دیا جائے۔ اس دورے میں انہوں نے صدر صدام حسین سے بھی ملاقات کی تھی۔ مسٹر ہیتھ ان لوگوں میں شامل ہیں جو اس خیال کے حامل ہیں کہ اقتصادی پابندیاں کو موثر ہونے کے لئے پورا وقت نہیں دیا گیا اب وہ کہتے ہیں کہ جنگ چھڑ گئی ہے اور یہ ان کے مشورے کے برخلاف چھیڑی گئی ہے۔

اب یہ کچھ دیر جاری رہے گی اور جنگ بندی کی تجاویز کی ہر سمت سے منظوری اور اس کی تعمیل میں کچھ وقت لگے گا۔ مسٹر ہیتھ اس بات کی مذمت کرتے ہیں کہ برطانیہ اتحادی فوجوں کے ساتھ مل کر اس بات کو سوچتا ہے کہ جنگی عزائم میں صدر صدام حسین کا ان کے عہدے سے ہٹانا بھی شامل ہے۔ اور یہ بھی کہ عراق کی فوجی قوت اور تنظیم کو یکسر ختم کر دیا جائے۔ ان کا خیال ہے کہ یہ بات صریحاً غلط ہے کہ اقوام متحدہ کی قرار دادیں عراق کو کویت سے نکالنے سے زائد بات کا بھی تقاضا کرتی ہیں۔ وہ اس خیال کا بھی اظہار کرتے ہیں کہ عراق کو کویت سے نکال دینے کے ساتھ ساتھ مشرق وسطیٰ میں فلسطینی مسئلے کے حل کے لئے کانفرنس منعقد کی جانی چاہیئے۔ اور یہی وہ بات ہے جو صدام حسین کو باعزت طور پر کویت سے نکل جانے پر مائل کرے گی۔ جہاں تک جنگی اخراجات کا تعلق ہے مسٹر ہیتھ کے خیال میں برطانیہ اور امریکہ کو یہ رقوم اپنے بجٹ سے خرچ کرنی چاہئیں وہ کہتے ہیں کہ برطانیہ کو دوسروں کے سامنے اس جنگ کے لئے ہاتھ پھیلانا ایسا لگتا ہے کہ گویا برطانوی فوجی روپے کی غرض سے وہاں جنگ لڑ رہے ہیں۔

ذیابیطس اور موٹاپا

ذیابیطس میں موٹاپا نہایت ہی برے اثرات کا حامل ہے۔ موٹاپے کی وجہ کم کام اور زیادہ کھانا ہے۔ بڑھتی ہوئی عمر کے ساتھ ساتھ خوراک بھی بڑھتی جاتی ہے۔ حالانکہ اسمیں کمی کی ضرورت ہوتی ہے۔ موٹاپے میں صرف دو باتوں پر عمل کریں اوّل کم کھائیں اور زیادہ کام کریں۔ دوئم موٹاپا کم کرنے کے لئے گولیوں کا استعمال نہ کریں۔ موٹاپا ہونے میں عموماً خاصا وقت لگتا ہے اسلئے موٹاپا کم کرنے میں بھی عجلت سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ لیکن اگر آپ کا وزن زیادہ ہے تو وزن کم کرنے کا فیصلہ فوری کیا جانا چاہیئے جسطرح کسی شہر کو بغیر منصوبہ بندی کے اگر بڑھایا جائے تو مختلف مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب غیر ضروری وزن بڑھایا جائے تو انسان بہت سے مسائل سے دوچار ہو جاتا ہے۔ پیٹ بڑھ جانے سے جسم کا توازن خراب ہو جاتا ہے۔ چال بے ڈھنگی ہو جاتی ہے۔ بعد ازاں ریڑھ کی ہڈی میں مستقل درد پیدا ہو جاتا ہے۔

دوران حمل خواتین جسطرح چلتی ہیں۔ عام حالات میں لوگ اس طرح چلتے اچھے تو نہیں لگتے۔ وزن زیادہ ہونے سے آدمی ویسے بھی زیادہ چلنے سے کتراتا ہے۔ اگر تیز چلنا یا سیڑھی چڑھنا پڑے تو سانس پھول جاتا ہے۔ بالآخر موٹاپے کا مرض زندگی کی رفتار کا ساتھ نہیں دیتا اور معاشرے پر بوجھ بن جاتا ہے۔ موٹاپے کو ناپنے کے لئے وزن تولنے کا رواج ہے تاہم موٹاپا بزبان حال سے پکار رہا ہوتا ہے۔ اگر محض توند بڑھ جانے پر فوری طور پر توجہ دی جائے تو انسان نہایت ناگفتہ بہ حالت سے بچ سکتا ہے۔ جب انسان کا وزن زیادہ ہو جائے تو اسکے پھیپھڑوں کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ تھوڑا سا چلنے پھرنے سے ہی سانس پھول جاتا ہے۔ ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ بیٹھے بیٹھے ہی سانس پھولا رہتا ہے۔ ویسے تو موٹاپا بذات خود ایک بیماری ہے۔ لیکن ذرا تصور کریں کہ اگر بغیر بیماری کے موٹاپا اتنے نقائص پیدا کر سکتا ہے تو ایک ذیابیطس کے مریض کے لئے موٹاپا کیا قیامت ڈھا سکتا ہے۔ موٹاپا کم کرنے کے لئے تین باتوں کا خیال رکھنا بہت ضروری اوّل یہ سمجھنا کہ موٹاپا کم کرنا کیوں ضروری ہے دوئم یہ کہ کن حالات نے موٹاپے کو جنم دیا تھا سوئم یہ کہ موٹاپا کم کرنے کی راہ میں کون سی رکاوٹیں ہیں۔ مثلاً سستی، کاہلی، مرض مایوسی، کمزوری، قوت ارادی کی کمی اور غذا میں تفریح اور چسکے کا پہلو وغیرہ۔ موٹاپا وراثت میں نہیں ملتا۔ لیکن وہ عادتیں اور حالات وراثت میں ضرور ملتے ہیں۔ جو موٹاپا پیدا کرتے ہیں۔ اگر ہمیں ذیابیطس صحیح طور پر کنٹرول کرنا ہے تو نہ صرف غذا میں بے اعتدالی کو خیر باد کہنا پڑے گا۔ بلکہ کام کاج میں بھی اپنے آپ کو جھونکنا پڑے گا۔ ہر مریض کے لئے وزن کم کرنے کا پروگرام تو اسکا معالج ہی تجویز کر سکتا ہے لیکن مریض ہی وہ ہستی ہوتی ہے جس نے اس پروگرام پر عمل کر کے نتائج ظاہر کرنے ہوتے ہیں۔

(ڈاکٹر صداقت علی ایم۔ بی۔ ایس)
(ایم ڈی امریکہ)

ریڈیو عراق کا پیغام

گزشتہ روز عراقی ریڈیو نے امریکہ اور اسکے اتحادیوں کو متنبہ کیا کہ وہ عراق کے خلاف اپنی زیادتیوں کا بہت برا انجام دیکھیں گے۔ انہیں ان کی بہت زیادہ قیمت ادا کرنی پڑے گی اور وہ دیکھ لیں گے کہ امریکہ کے ساری دنیا میں مفادات ہمارا ہدف ہوں گے۔

بھائیو! مجرم بش اور اسکے ساتھی دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے میزائیل اور بم انکے ان کے ہوائی جہاز عراق پر گرا رہے ہیں اور وہ اس طرح گرائے جاتے ہیں کہ آباد بستیوں پر نہ گریں۔ یہ وہ بات ہے جو وہ چاہتے ہیں کہ دنیا تسلیم کرے۔ اور دنیا کا وہ حصہ جو ان کے ابلاغ عامہ کے زیر اثر ہے وہ ان کی بات پر یقین کرے لیکن ان کا جھوٹ دنیا پر ظاہر ہو چکا ہے عراقی لوگوں کو ان کے متعلق اب معلوم ہو چکا ہے۔ کیونکہ انہوں نے ان کے جرائم اپنی آنکھوں سے دیکھ لئے ہیں اور وہ یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ یہ لوگ اب ان کی زندگی کی راہ میں حائل ہونے کی سکیمیں بنا رہے ہیں۔ اور اس کوشش میں ہیں کہ ان کی سائنسی اور ٹیکنیکی ترقی روک دی جائے۔ ٹھیک ہے۔ اب عراق کے لوگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کی تہذیب اور ان کے نئے نظام عالم سے واقف ہو چکے ہیں جو نظام عالم امریکہ کے صدر بش ہم عربوں کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔ اور اس خطے کو جس سے نہ صرف آگاہ کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ اس پر ٹھونسنا چاہتے ہیں۔ ان کے فوجیوں کو اپنی زیادتیوں کی بہت بڑی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ یہ عراقیوں کے خلاف جس رنگ میں جنگ لڑ رہے ہیں وہ انہیں بہت مہنگی پڑے گی۔ جہاں تک ہمارے ہدف کا تعلق ہے اب وہ صرف امریکی فوجی نہیں ہونگے۔ امریکہ کے ساتھ مل کر روپیہ حاصل کرنے والے اتحادی نہیں ہوں گے نہ اس کے اور ساتھی ہوں گے وہ ہیں تو عرب جزیرہ نما میں رہنے والے لیکن ساتھ ان کا دے رہے ہیں۔ امریکہ کے ساری دنیا میں مفادات ہمارا ہدف ہوں گے۔

دنیا کو یہ جان لینا چاہیئے کہ تشدد آمیز کارروائیاں اور اپنے مقصد کے لئے کوشش میں بہت فرق ہے۔ اپنے مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرنا ایک جائز امر ہے۔ عراقی ریڈیو نے اس پیغام کے ذریعے امریکہ کو متنبہ کیا ہے کہ اگر وہ اپنی قسم کی جنگ لڑنا جانتے ہیں تو عراق بھی اپنی قسم کی جنگ لڑنے کے لئے ان کے مفادات پر ساری دنیا میں حملہ کر سکتا ہے۔ اور ان کے مفادات کو تباہ و برباد کرنا عراق کے لئے کوئی مشکل نہیں ہوگا۔

کینسر کے متعلق

الفاروق کے جنوری ۱۹۹۰ کے شمارے میں مہر دوسل MEHER DOSSEL کا کینسر کے خلاف حفاظتی تدابیر اور خوراک پر ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ صاحب مضمون کہتے ہیں کہ کینسر کے خلاف حفاظتی تدابیر شروع کرنا اور اپنی خوراک کو بدل لینا ایک ایسی بات ہے جس کے متعلق کبھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایسا کرنے کے لئے اب دیر ہو چکی ہے۔ سائنس نے اب اتنی ترقی کر لی ہے کہ ہر قسم کے کینسر یا کم از کم بہت سی اقسام کے کینسر کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کا علاج بیماری کے شروع ہوتے ہی کیا جائے۔ اور اسی لئے یہ کہنا مناسب ہے کہ باقاعدگی کے ساتھ چیک اپ کرواتے رہنا چاہیئے اور یہی سب سے بڑی حفاظتی تدبیر ہے۔ خواتین کو عام طور پر پستان اور سرویکل سمیئر کے ٹسٹ کروانے چاہیئں کیونکہ یہی دو اعضاء ہیں جن میں زیادہ تر خواتین پر کینسر حملہ کرتا ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ دونوں جگہ کے کینسر اب آسانی سے ٹھیک ہو سکتے ہیں یعنی ان کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ شروع ہی میں ان کا پتہ چل جائے۔

تمباکو نوشی کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ کینسر کا ایک بہت بڑا سبب ہے۔ نہ صرف پھیپھڑوں کے کینسر کا بلکہ منہ اور گلے کے کینسر کا بھی جتنی زیادہ دیر تک کوئی تمباکو نوشی کرتا ہے اتنا ہی کینسر کا خطرہ بڑھتا ہے اور جتنی جلدی تمباکو نوشی چھوڑ دی جاتی ہے۔ اتنا ہی خطرہ کم ہو جاتا ہے اور اس کے پیش نظر ڈاکٹر ڈوسل کہتے ہیں پھر کیوں نہ آج ہی تمباکو نوشی چھوڑ دی جائے۔

ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ جب پہلے پہل اس بات کا علم ہوا تھا کہ تمباکو نوشی اور کینسر کا آپس میں تعلق ہے تو اگر اسی وقت لوگ تمباکو نوشی چھوڑ دیتے تو آج اس مرض سے جتنی اموات ہوتی ہیں ان کا ۳۰ فی صد روکا جا سکتا تھا۔

جگر ایک ایسا عضو ہے جس کی پیوند کاری ابھی تک ممکن نہیں ہو سکی اور اسی لئے یہ بات نہایت لازمی ہے کہ اس کی خاص طور پر حفاظت کی جائے۔ بعض خوراکیں ایسی ہیں جنہیں ترک کر دینا چاہیئے اور ان میں زیادہ تر مرغن خوراکیں ہیں حتیٰ کہ مکھن بھی ترک کر دیا جائے تو بہتر ہے اور اسی طرح مارجرین کوکنگ آئل سلاد کے اوپر اسے خوبصورت بنانے کے لئے جو چیزیں ڈالی جاتی ہیں تکہ اور بوٹی کباب بھی مفید نہیں ہیں کیونکہ جب کوئلہ جلتا ہے تو اس میں سے ایک کیمیاوی مواد نکلتا ہے جو گوشت کے ساتھ مل جاتا ہے اور اس سے کینسر کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جو خوراکیں بہت زیادہ تیز آنچ پر پکائی گئی ہوں وہ بھی غیر مفید ہیں۔ زیادہ تر دالیں اور چپاتی کھانی چاہیئے۔ سفید روٹی جسے ہم ڈبل روٹی بھی کہتے ہیں اسے بھی چھوڑ دینا مناسب ہے جتنا زیادہ سے زیادہ پھل اور جتنی زیادہ سے زیادہ سبزیاں کھائی جائیں مفید ہیں۔ لہسن خاص طور پر مفید ہے۔ اس سے معدے کے کینسر سے بچا جا سکتا ہے۔ گاجر میں وٹامن اے کی خاصی مقدار ہوتی ہے اور یہ پھیپھڑوں، پراسٹریٹ، کولون، مثانہ وغیرہ کے کینسر سے محفوظ رکھتی ہیں۔ جب گاجر کا موسم ہو تو جس قدر کھائی جا سکیں کھانی چاہیئں اگر اس کا جوس نکال کر ایک گلاس روزانہ پی لیا جائے تو بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ وٹامن اے کے زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کے لئے باقاعدگی کے ساتھ سبز اور زرد سبزیاں کھانی چاہیئں۔ خاص طور پر پالک اور اسی قسم کی دیگر سبزیاں۔ وزن کی زیادتی کو بھی کینسر کے ساتھ منسلک کیا جا رہا ہے اس لئے ڈوسل کہتے ہیں کہ اپنا وزن کم رکھنے کے لئے باقاعدگی کے ساتھ ورزش کیا کیجیئے اور ورزش ہی کے سلسلے میں صبح کے وقت سیر کرنا نہایت مفید ہے۔

کینسر کے لئے تلسی کے پتے بھی ایک مفید علاج ہے اور کہا جاتا ہے کہ ہندوستانی وید ایک لمبے عرصے سے ان پتوں سے کینسر کا علاج کرتے چلے آرہے ہیں۔ اس میں بہت سی طبی خوبیاں ہیں اور ان میں سے خاص طور پر یہ خوبی قابل ذکر ہے کہ یہ جسم میں ایسی قوت پیدا کرتے ہیں جس سے بیماری آسانی سے قریب نہ آسکے۔ جہاں تک جلدی کینسر کا تعلق ہے سورج کی تیز شعاعوں سے بچتے رہنا چاہیئے۔ انگلستان اور آسٹریلیا کے لوگوں نے جو دھوپ کو بہت زیادہ پسند کرتے ہیں اور ٹیننگ کے لئے عام طور پر دھوپ میں لیٹے رہتے ہیں۔ اس بات کو خاص طور پر محسوس کیا ہے کہ تیز شعاعوں سے کینسر کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ آخری بات جو ڈوسل نے کہی ہے وہ یہ ہے کہ اعتدال پسندی ہمارے جسم کے لئے نہایت مناسب ہے۔ اس لئے ہم سب کو چاہیئے کہ اپنی زندگی کو اعتدال پر رکھیں۔

بھارت اور امریکی جہازوں کیلئے تیل

ہندوستانی حکام کا کہنا ہے کہ ان کی حکومت امریکہ کی ایئر فورس کے جہازوں کو جو خلیج میں جا رہے ہوں گے تیل مہیا کرتی رہے گی۔ کیونکہ انہیں یقین ہے کہ یہ ہوائی جہاز خلیجی جنگ میں استعمال نہیں کئے جا رہے ہیں۔

ہندوستان کے وزیر پٹرولیم ستیا پرکاش ملاویہ نے اخبارات کو یہ بیان دیا۔

دراصل ہندوستان پر مختلف جہات سے یہ اعتراض کیا جانے لگا ہے کہ وہ ان جہازوں کو تیل فراہم کرنے کے باعث اپنے آپ کو جنگ میں ملوث کر رہا ہے۔ لیکن ہندوستانی حکام کا کہنا ہے کہ یہ جہاز مہلک ہتھیار لے کر نہیں جا رہے ہوتے اور امریکہ نے اس بات کی یقین دہانی کروائی ہے کہ یہ جنگ میں استعمال بھی نہیں ہوتے۔ اس لئے ہندوستان کا ان جہازوں کو تیل فراہم کرنا جنگ میں ملوث ہونے کے مترادف نہیں ہو سکتا۔ جب وزیر موصوف سے یہ پوچھا گیا کہ کیا وہ ان جہازوں پر لائے ہوئے سامان کو چیک کرتے ہیں تاکہ انہیں یہ یقین ہو جائے کہ جس بات کی امریکہ یقین دہانی کروا رہا ہے وہ واقعی درست ہے تو وزیر موصوف نے جواب دینے میں ہچکچاہٹ کا اظہار کیا۔ ہندوستان کے ۶۔ پارلیمانی ممبروں نے اس موضوع پر ہندوستانی حکومت سے اپنی انتظامیہ امداد واپس لے لینے کی دھمکی دی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ امریکہ کی ائیر فورس کو جو فلپائن اور خلیج کے درمیان سفر کرتی ہے۔ تیل مہیا نہ کیا جائے۔ اخبارات نے ان چھ افراد کے اس بیان کو نمایاں جگہ دی ہے کہ امریکی ہوائی جہازوں کو تیل فراہم کر کے مسٹر چندر شیکھر نے ہندوستان کی روائتی غیر جانبداری کی پالیسی کے خلاف کام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا یہ فیصلہ عراقی حکومت کے اعتماد پر زد لگانے والی بات ہے اور یوں لگتا ہے کہ امریکہ کی دھونس میں آکر اپنے آپ کو امریکہ کے ہاتھ بیچ دیا گیا ہے۔ ان ممبران پارلیمنٹ نے کہا کہ ہم عنقریب یہ فیصلہ کریں گے کہ چندر شیکھر کی حکومت کی حمایت جاری رکھی جائے یا ایسا نہ کیا جائے۔

یہ اراکین یا آزاد ممبر ہیں یا اقلیتی پارٹیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

جہاں تک حکومت کے اس فیصلے کا تعلق ہے۔ اسکی ایک بہت بڑے وسیع پیمانے پر مذمت کی جا رہی ہے۔ اور عراق نے بھی اس کی مذمت کی ہے۔ کہ اب تک عراق اور ہندوستان کے تعلقات خاصے خوشگوار رہے ہیں۔ ایک امریکی سفارتکار نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ جہاز جنگی چیکنگ نہیں کی جا رہی۔ سپیئر پارٹس، ڈاک اور فوجی ملبوسات سے لدے ہوتے ہیں۔ اندریں اثنا تنظیم آزادی فلسطین کے چیئرمین یاسر عرفات کا ایک نمائندہ ہندوستان پہنچا ہے تاکہ ہندوستانی حکام کے ساتھ خلیج کی جنگ کے متعلق بات کر سکے۔ یہ نمائندہ مسٹر عرفات کا مسٹر شیکھر کے نام ایک پیغام بھی لایا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"اگر تم اس دنیا میں آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو خدا کی طرف جھک جاؤ اور اپنی اصلاح کر لو اور پورے طور پر خدا کے ہو جاؤ"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ اسے دعا ہے کہ آپ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کے والدین اور اقرباء کو بھی۔ دعا کو جتنا بھی وسیع کیا جائے اتنا ہی بہتر ہے۔ جب آپ اپنے لئے دعا کرتے ہیں تو بہتر ہے کہ اپنے عزیزوں اور دوستوں کو بھی اس دعا میں شامل کیا کریں۔

حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے۔ کی تقریر کی اگلی قسط درج ذیل ہے۔

پیغام حق بر اہلِ طائف

اہل مکہ کی بے پرواہی کو دیکھ کر آپ نے عرب کے دوسرے شہروں کی طرف توجہ کی اور طائف کے لوگوں کو خدائے واحد کی پرستش کی دعوت دینے کے لئے تشریف لے گئے۔ طائف مکہ سے ۶۰ میل کے فاصلے پر ایک پرانا شہر ہے۔ اس شہر کے لوگوں کو جب آپؐ نے خدا کا کلام سنایا تو وہ مکہ والوں سے بھی زیادہ ظالم ثابت ہوئے۔ پہلے انہوں نے گالیاں دیں۔ پھر کہا۔ شہر سے نکل جائیں۔ جب آپؐ واپس آرہے تھے اور بدمعاشوں اور کتوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا۔ پتھر پر پتھر چاروں طرف سے آپؐ پر پڑتے تھے اور کتے پیچھے دوڑتے تھے۔ سر سے پاؤں تک آپؐ خون سے تربتر تھے۔ مگر اس وقت ان ظالموں کی نسبت جو خیالات آپؐ کے دل میں موجزن تھے وہ ان الفاظ سے ظاہر ہیں جو اس سنگساری کے وقت آپؐ کی زبان پر جاری تھے۔ آپؐ خون اپنے جسم سے پونچھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ اے خدا! ان لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ میں جو کچھ ان لوگوں کو کہتا ہوں سچ اور درست ہے۔ اور یہ جو کچھ کر رہے ہیں اچھا سمجھ کر کر رہے ہیں۔ اس لئے تو ان پر ناراض نہ ہو اور ان پر عذاب نہ کر بلکہ سچائی کے قبول کرنے کی توفیق دے۔ لیکن تکلیف کے وقت میں کیسے محبت سے بھرے ہوئے الفاظ کہے گئے ہیں۔ کیا اس سے بڑھ کر ہمدردی کی مثال تمہیں مل سکتی ہے۔

○ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ملفوظات جلد ہشتم میں ایک حکایت ہے اور وہ یہ ہے۔ "ایک پرندے کی مہمان نوازی پر ایک حکایت ہے کہ ایک درخت کے نیچے ایک مسافر کو رات آگئی۔ جنگل کا ویرانہ اور سردی کا موسم۔ درخت کے اوپر ایک پرندے کا آشیانہ تھا۔ نر و مادہ آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ یہ غریب الوطن آج ہمارا مہمان ہے اور سردی زدہ ہے۔ اس کے واسطے ہم کیا کریں؟ سوچ کر ان میں یہ صلاح قرار پائی کہ ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں اور وہ اس کو جلا کر آگ تاپے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ یہ بھوکا ہے اس کے واسطے کیا دعوت تیار کی جائے۔ اور تو کوئی چیز موجود نہ تھی ان دونوں نے اپنے آپ کو نیچے اس آگ میں گرا دیا۔ تاکہ ان کے گوشت کا کباب ان کے مہمان کے واسطے رات کا کھانا ہو جائے اس طرح انہوں نے مہمان نوازی کی ایک نظیر قائم کی۔"

پیارے بچو! ہے تو یہ کہانی لیکن مہمان نوازی کی بہت اچھی مثال ہے۔ خدا کرے کہ ہم سب اپنے اپنے رنگ میں مہمان نوازی کی توفیق پاتے رہیں۔

○ آجکل لوگ خلیج کی جنگ کے متعلق باتیں کرتے ہیں۔ آپ اس سلسلے میں الفضل میں سے اپنے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات پڑھیں۔ اس سلسلے میں ایک بات خاص طور پر آپ سے کہنے والی ہے۔ حضور انور نے دعا کے سلسلے میں فرمایا ہے کہ ہم یہ دعا نہیں کرتے کہ دونوں پارٹیوں میں سے کون جیتے۔ ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ جو حق پر ہے وہ جیتے اور اس جنگ کے نتیجہ میں اسلام اور مسلمانوں کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو امن عطا کرے۔

اس سلسلے میں آپ کے کرنے کا کام یہ ہے کہ آپ اپنے دوستوں سے گفتگو کرتے ہوئے اس بات کو پیش کریں کہ سب لوگ دعا کریں اور دعا بھی یہ کریں کہ حق کا بول بالا ہو۔ دنیا کو امن عطا ہو۔ اسلام اور مسلمانوں کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

○ یہ ایک کھیل بھی ہے اور ضرورت کے وقت ایک اہم بات بھی۔

آپ ایک صاف پیالی میں ایک لیموں نچوڑ لیں۔ اور پھر اپنے قلم کی نب کو خوب صاف کر لیں حتیٰ کہ اس پر سیاہی کا کوئی اثر نہ رہے۔ اب اس قلم کو پیالی میں جو لیموں کا رس ہے اس میں ڈبو ڈبو کر کسی صاف سے کاغذ پر کچھ لکھیں۔ یہ لکھائی کسی سے پڑھی نہیں جائے گی جب تک کہ اس کاغذ کو لیمپ کے سامنے کچھ دیر رکھ نہ دیا جائے۔ کچھ دیر کے بعد جو کچھ آپ نے لکھا ہے وہ نظر آنے لگے گا۔ ہے نا خفیہ عبارت کا راز۔ کیسا لگا آپ کو۔ ذرا اس طرح کر کے دیکھیں۔ اپنے دوستوں کے ساتھ یہ کھیل کھیلیں۔ اور پھر ہمیں لکھیں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ حافظ آباد کو دل کا حملہ ہوا تھا۔ آپ جنرل ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہے ہیں۔ اب افاقہ ہے۔

○ مکرم سلطان احمد صاحب مغلپورہ لاہور کا چھوٹا لڑکا عمران احمد بیمار ہے۔ علاج کروایا جا رہا ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر محمد خان صاحب کی اہلیہ صاحبہ کا دوسری آنکھ کا اپریشن ہو رہا ہے۔

○ چوہدری محمد سلیم صاحب کراچی بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

○ مکرم نور محمد نور صاحب محلہ دارالعلوم شرقی تین ماہ سے علیل ہیں۔

○ محترمہ لطیفاں بیگم صاحبہ اہلیہ قاری محمد شریف صاحب معلم اصلاح و ارشاد چک نمبر ۸۹ ج ب کا فضل عمر ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم ظفر اقبال بھٹی صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا بیٹا معظم اقبال بھٹی صاحب کا موٹر سائیکل سے حادثہ ہو گیا ہے اور سر پر شدید چوٹ آئی ہے۔ جنرل ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج ہے۔

○ مکرم ماسٹر محمد صادق صاحب قلعہ کالر والا ٹانگ پر چوٹ لگنے کی وجہ سے علیل ہیں

احباب ان سب کی صحت یابی اور درازئ عمر کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال مکرم صوبیدار ریٹائرڈ صلاح الدین صاحب گولبازار ربوہ کی اہلیہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ ۸ فروری ۱۹۹۱ء صبح چھ بجے وفات پا گئیں۔ ان کا جنازہ بیت المہدی میں بعد نماز عصر ہوا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی نے دعا کروائی۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آپ محترم شیخ مولا بخش صاحب لدھڑ رانجھا (رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی بیٹی تھیں۔

○ محترمہ ناظراں بی بی صاحبہ اہلیہ محترم حبیب اللہ صاحب آف پیر کوٹ ثانی مورخہ ۳ فروری ۹۱ء بروز اتوار انتقال کر گئیں۔ موصوفہ نے اپنے پیچھے تین بچے اور ایک بچی چھوڑی ہے۔ آپ مکرم عبدالمجید بھٹی صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ترگڑی کی ہمشیرہ تھیں۔

محترمہ رشیدہ بی بی صاحبہ اہلیہ مولوی محمد شفیع صاحب زعیم انصاراللہ شادیوال ضلع گجرات مورخہ ۷ فروری ۹۱ء کو بعمر ۶۵ سال وفات پا گئیں۔ اگلے روز بیت المہدی ربوہ میں محترم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ جہاں قبر تیار ہونے پر مکرم حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی ربوہ نے دعا کروائی۔ موصوفہ مکرم محمد رفیع احمد صاحب ایم اے ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کی والدہ تھیں۔

احباب کرام سے سب کی بلندئ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت مکرم ڈاکٹر مقبول مبارک ملک صاحب اور محترمہ ڈاکٹر خالدہ نصرت صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۵ فروری ۱۹۹۱ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی وقفِ نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مقصود احمد مبارک صاحب و زاہدہ شاہین صاحبہ فیکٹری ایریا کو مورخہ ۳۱ جنوری ۹۱ء کو تین بچیوں کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "غیور احمد" نام عطا فرمایا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب بچوں کو نیک اور صالح بنائے اور صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر سب کچھ قربان کردو

سیدنا حضرت فضلِ عمر۔ اللہ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا ہی واقعہ ہے ایک نوجوان جو بارہ تیرہ سال کا تھا۔ اسلام میں داخل ہوا۔ اس کی ماں نے اسے تکلیفیں دیں۔ برتن الگ کر دیئے کھانا الگ کر دیا اور گھر کے افراد سے کہہ دیا کہ کوئی اسے چھوئے نہیں اور اس کی چیزوں کو ہاتھ تک نہ لگائے۔ اس کے علاوہ اس پر سختی بھی کی جاتی اور اسے مارا پیٹا جاتا۔ اور سالہا سال یہی حالت رہی یہاں تک کہ ہجرتِ حبشہ کا زمانہ آگیا اور وہ مکہ سے ہجرت کر کے حبشہ چلا گیا۔ وہاں ایک لمبا عرصہ رہنے کے بعد وہ پھر مکہ میں واپس آیا۔ اور کئی سال کے بعد وہ اپنے ماں باپ کے گھر گیا۔ اس نے سمجھا کہ اب ان کا غصہ دور ہو چکا ہوگا اور ماں کی مامتا اور باپ کی محبت جوش میں آئی ہوگی۔ آج کل سفر کی سہولتیں ہیں اور ریل گاڑیوں کی آمد و رفت اور ڈاک کی وجہ سے بُعدِ مسافت کا زیادہ احساس نہیں ہوتا۔ مگر آج بھی جن کے بچے لاہور یا دہلی میں عید منا رہے ہیں ان کی ماؤں کے دلوں میں بار بار یہ خیال آتا ہوگا کہ نہ معلوم ہمارا بچہ کس حال میں ہے لیکن وہ زمانہ ایسا تھا کہ جب کوئی دور چلا جاتا تو سالہا سال تک اس کا پتہ نہیں چلتا تھا۔ ایسی صورت میں ماں باپ کی جو قلبی کیفیات ہوتی ہوں گی ان کا بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے وہ خود کہتے ہیں کہ مَیں جب گھر میں داخل ہوا تو میری ماں بے تاب ہو کر مجھ سے چمٹ گئی اور رونے لگی۔ اس نوجوان کو بھی رونا آگیا اور اس نے سمجھا کہ شاید مَیں اب اس گھر میں رہ سکوں گا۔ لیکن اس کی ماں بھی کفر میں بڑی پختہ تھی اور وہ اگر اسلام پر مضبوطی سے قائم تھا تو اس کی ماں کفر کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد ماں اسے کہنے لگی کہ بچے اب تو تجھے سمجھ آگئی ہوگی کہ تو نے کیا دین اختیار کیا ہے۔ دیکھ تجھے ماں باپ چھوڑنے پڑے اور پھر کیسی کیسی تکلیفیں ہیں جو تو نے اٹھائیں۔ اب بھی تو ہم میں آکر مل جا اور یاد رکھ کہ ہم اس صورت میں تجھ کو اپنے گھر میں رہنے کی اجازت دے سکتے ہیں کہ تو پھر ہم میں شامل ہو جائے اور اسلام کو ترک کر دے۔ اس نے سمجھا کہ اثر ڈالنے کا یہی موقعہ ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ مگر وہ نوجوان بھی کم ایمان والا نہیں تھا۔ یہ سن کر اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور اس نے کہا ماں۔ اگر تمہاری یہی شرط ہے کہ مَیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دوں تو یہ شرط مَیں کبھی تسلیم نہیں کر سکتا۔ یہ میری تم سے آخری ملاقات ہے اس کے بعد اب اس گھر میں نہیں آؤنگا چنانچہ پھر عمر بھر اس صحابیؓ نے اپنی ماں کی شکل نہیں دیکھی۔"

(۲۰ جنوری ۱۹۴۰ء)

بقیہ: صـ۴ سے آگے

تمام مصیبتوں کے باوجود یہ جری انسان اپنے کام میں بدستور مصروف رہا اور اپنی ۱۶ ماہ قید کے دوران اُس نے مزید نو کتابوں کا ترجمہ کر لیا۔ یہ کتابیں اس کی زندگی میں زیورِ طباعت سے آراستہ نہ ہو سکیں۔ اور اس کی وفات کے بہت بعد شائع ہوئیں۔ قید و بند کی صعوبتوں میں جکڑے ہوئے اس انسان کو اس کے اسی جرم کی بنا پر ۱۵۳۶ء میں قتل کر دیا گیا۔ اس نے آخری خواہش کے طور پر قتل ہونے سے قبل یہ دُعا کی "خدا انگلینڈ کے بادشاہ کو بصیرت عطا کرے کہ وہ لوگوں کو بائیبل کا انگریزی زبان میں بامحاورہ سلیس ترجمہ پڑھنے سے نہ روکے"

آج بائیبل کا انگریزی زبان میں ترجمہ ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ عیسائی دنیا اسے ترجمے کے طور پر نہیں خدا کے کلام کے طور پر عزت و عظمت سے دیکھتی اور پڑھتی ہے۔ مگر اقتدار کے نشے میں بدمست حکمرانوں اور انہیں ظلم و تعدّی پر اکسانے والے مسیحی علماء سوء کے ہاتھ مذمت و لعنت کے سوا کچھ نہ آیا۔ (ترجمہ)

(لاہور ۲ فروری ۱۹۹۱ء)

بے اولاد

مردوں کے لئے کورس 200/-
SPERMATOZOA COURSE
عورتوں کے لئے کورس 75/-
STERILITY COURSE
ATHRA COURSE 90/- اٹھراء کورس
تفصیلی لٹریچر مفت
کیور ہیومیڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: ۶۰۷، ۶۰۶، ۷۷۱

خبریں

ملکی خبریں

○ پاکستان کے دورہ پر آئے ہوئے ایران کے پارلیمانی وفد کے قائد نے کہا ہے کہ اگر ایران کا امن فارمولا تسلیم کر لیا جائے تو پاکستان کے امن منصوبہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ انہوں نے کہا کہ خلیج میں امریکی جرائم میں سعودی عرب برابر کا شریک ہے۔

○ صدرِ مملکت نے اسلام آباد میں سینٹ کے چیئرمین اور افواج کے سربراہوں سے خلیجی جنگ پر صلاح مشورہ کیا۔

○ تھانہ چنیوٹ کے احاطہ میں معمولی جھگڑے پر دو افراد کو کسّی کے وار کر کے ہلاک کر دیا گیا۔

○ صدر مملکت نے ان افواہوں کی سختی سے تردید کی ہے کہ موجودہ حکومت تبدیل ہونے والی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم سے ان کا کوئی اختلاف نہیں اور وہ ان کی کارکردگی سے مطمئن ہیں۔

○ پشاور کی ایک جدید بستی میں مسلح افغان مہاجر ایک گھر کے مکینوں کو کمرے میں بند کر کے لاکھوں روپے کا سامان لے کر فرار ہو گئے۔

○ رینالہ خورد پولیس نے ایک رکن پنجاب اسمبلی اور ایک مجسٹریٹ کے خلاف ایس ڈی او محکمہ انہار کی کار کو آگ لگانے کے الزام پر مقدمہ درج کر لیا ہے۔

○ ایرانی پارلیمنٹ کے سپیکر مہدی علی کروبی ایک اعلیٰ اختیاراتی وفد لے کر پاکستان آرہے ہیں۔

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی
جائیداد کی خرید و فروخت
ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

غیر ملکی خبریں

○ امریکی فوجی ذرائع نے کہا ہے کہ عراق نے کویت کی جنوبی سرحد پر پانچ لاکھ سے زیادہ کیمیائی بارودی سرنگیں بچھا دی ہیں۔ جس سے وہ اتحادی افواج کو اندھا اور لنگڑا بنانا چاہتا ہے۔

○ امریکہ کے سابق اٹارنی جنرل ریمزے کلارک نے عراق کے دورہ کے بعد الزام لگایا ہے کہ اتحادی طیارے جان بوجھ کر شہریوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ پانی کے ذخائر اور بجلی کے جنریٹروں کو نشانہ بنا کر لوگوں کی مشکلات میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ عراق کے چھ یا سات ہزار شہری ہلاک ہو چکے ہیں۔

○ عراق نے اسرائیل پر مزید دو سکڈ میزائیلوں سے حملہ کیا ہے۔ ایک میزائل سعودی عرب پر بھی پھینکا گیا۔

○ خلیجی جنگ پر غور کرنے کے لئے اسلامی کانفرنس کی تنظیم کا اجلاس جلد قاہرہ میں منعقد ہوگا۔ غیر جانبدار ملکوں کے وزرائے خارجہ کا اجلاس پہلے ہی بلغراد میں شروع ہو چکا ہے۔

○ بھارت نے فضا سے فضا میں مار کرنے والے بیلسٹک میزائیل کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ پرتھوی نامی اس میزائیل کی مار دو سو پچاس کلو میٹر تک ہے۔

○ آئرش ری پبلک آرمی کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ برطانوی وزیرِ اعظم کی رہائش گاہ پر حملے کا منصوبہ سابق وزیرِ اعظم مسز تھیچر کے دور میں بنایا گیا تھا۔ یہ دہشت پسند تنظیم آئرلینڈ کی برطانیہ سے آزادی کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔

○ سری لنکا میں تامل باغیوں سے جھڑپ کے دوران دو فوجی اور ۱۱ باغی ہلاک ہو گئے۔